لَاتُقْبَلُ صَلٰوۃٌ اِلَّا بِطُھُوْرٍ

بغیر پاکی کے نماز قبول (صحیح) نہیں ہوتی

مروّجہ باریک جرابوں پر مسح کا شرعی حکم

مرتب: (مولانا) سید مبشر حسین شاہ

مدرس: جامعہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ مسلم آباد حویلیاں ایبٹ آباد

اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ ضلع ایبٹ آباد

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اکیڈمی مسلم آباد حویلیاں ایبٹ آباد

ابوالحسن معاویہ سلفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جیسے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے دوری ہوتی جارہی ہے ویسے ہی اسلام پسندی ختم ہوتی جارہی ہے اور خواہش پرستی عام ہوتی جارہی ہے۔ سنتوں کو پامال کیا جارہا ہے اور بدعات کو رواج دیا جارہا ہے۔ سلف یعنی ائمہ فقہاء اور محدثین کی متفقہ رائے کو چھوڑ کر ہر آدمی اپنی رائے کو ترجیح دے رہا ہے۔ کتنے ہی ایسے مسائل ہیں جن میں ائمہ اربعہ کا اتفاق واجماع ہے مگر خواہش پرست لوگ ان کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور من چاہے مسائل لوگوں کو بتارہے ہیں اور مزید یہ کہ ان مسائل پر قرآن وحدیث کا لیبل لگا رہے ہیں۔ انہی مسائل میں سے ایک مسئلہ جرابوں پر مسح کا ہے۔ مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) تمام اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جرابوں پر مسح کے بارے میں جو احادیث ہیں ان جرابوں سے مراد موزوں جیسی موٹی، سخت اور مضبوط جرابیں ہیں جو بغیر ربڑ وغیرہ کے پاؤں پر کھڑی رہیں اور بغیر جوتی کے لگاتار تین میل تک ان میں چلنا ممکن بھی ہو یعنی جو جرابیں جوتوں کا کام بھی دے سکیں ان پر مسح جائز ہے۔ لیکن موجودہ دور کی مروّجہ جرابوں میں یہ صفات نہیں پائی جاتیں۔ اس لیے اہلسنت والجماعت کے مذاہب اربعہ میں بالاتفاق ان جرابوں پر مسح جائز نہیں۔

جی ہاں۔ نماز کیلئے وضو اتنا لازم اور ضروری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی ایڑی وضو میں غیر شعوری طور پر خشک رہی ہوئی دیکھی تو فرمایا وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ (مسلم ص 125 ج 1) یعنی ایسی ایڑیوں کیلیے ہلاکت ہے۔ ایک اور حدیث میں فرمایا پاؤں کے تلوے خشک رہ جائیں تو ان کے لئے آگ ہے۔ (سنن کبری ص 70 ج 1) معلوم ہوا بے خیالی میں معمولی سا بھی پاؤں خشک رہ جائے تو وہ بھی جہنم کے عذاب کا سبب ہے۔ لیکن ایک خواہش پرست مخصوص گروہ نے اہل سنت والجماعت فقہاء ومحدثین کے اتفاقی مسئلے کو چھوڑ کر جرابوں پر مسح والی احادیث سے دھوکہ دے کر مروّجہ جرابوں پر مسح کی اجازت دے کر وضو میں ایک فرض یعنی پاؤں کا دھونا چھوڑ رکھا ہے۔ جب پاؤں کی غیر شعوری طور پر معمولی سی جگہ خشک رہ جانے پر اتنی سخت وعید ہے تو قصداً اور جان بوجھ کر پورا پاؤں خشک رکھنے کی صورت میں نماز

کا کیا ہوگا؟ اور قیامت کے روز کیا انجام ہوگا؟

خدارا ! معمولی سی مشقت (وہ بھی ایسی جس پر اجر ملنے کا وعدہ خداوندی ہے) سے بچنے کے لیے اپنی نماز اور آخرت کو برباد نہ کریں۔

وضو میں پاؤں کے حکم کے سلسلے میں مختلف احوال کے اعتبار سے مختلف احکام ہیں۔

1۔ وضو میں پاؤں دھونا فرض قطعی ہے جو کہ قرآن پاک میں سورۃ المائدہ آیت نمبر 6 میں مذکور ہے۔ اور 62 احادیث مرفوعہ متواترہ میں پاؤں کے دھونے کا حکم صراحۃً مذکور ہے۔

2۔ اگر چمڑے کے موزے پہنے ہوئے ہوں تو حدیث وفقہ میں مذکورہ طریقہ وشرائط کے مطابق ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے اور چمڑے کے موزوں پر مسح کرنا 72 صحابہ کرام سے تقریبا 200 سندوں کے ساتھ ثابت ہے۔

3۔ جرابوں پر مسح کرنے سے متعلق پورے ذخیرہ احادیث میں وہ احادیث مرفوعہ جن سے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے پر استدلال کیا جاتا ہے انکی تعداد صرف 4 ہے اور وہ چاروں کی چار بھی محدثین کے نزدیک ضعیف اور ناقابل استدلال ہیں۔ چنانچہ معروف (اھلحدیث) غیر مقلد عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں

وَالْحَاصِلُ اَنَّهُ لَيْسَ فِیْ بَابِ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ حَدِیْثٌ مَّرْفُوْعٌ صَحِیْحٌ خَالٍ عَنِ الْکَلَامِ۔

(تحفۃ الاحوذی ص/242 ج/1)

ترجمہ: خلاصہ یہ ہے کے جرابوں پر مسح کے بارے میں کوئی بھی حدیث مرفوع صحیح نہیں ہے جو کلام (جرح) سے خالی ہو۔

لھذا قرآن کے قطعی حکم پاؤں دھونے کے مقابلے میں موزے پہننے کی حالت میں احادیث متواترۃ قطعیہ کی وجہ سے موزوں پر مسح کرنا تو جائز ہوگا لیکن جرابوں پر مسح کرنے والی احادیث (جو کہ ساری کی ساری ضعیف ہیں) کی وجہ سے قرآن کے قطعی حکم پاؤں دھونے کے مقابلے میں جرابوں پر مسح کرنا جائز نہ ہوگا۔ البتہ اھلسنت والجماعت کے نزدیک احادیث میں جن جرابوں کا ذکر ہے ان کو موزوں پر قیاس کرتے ہوئے یعنی جو شرائط موزوں میں ہیں وہی شرائط اگر جرابوں میں بھی پائی جاتی ہوں تو ان جرابوں پر مسح جائز

ہو گا قیاس کی وجہ سے۔ لیکن یاد رہے کہ موجودہ دور کی مروجہ کسی جراب میں وہ شرائط موجود نہیں جنکی وجہ سے یہ جرابیں موزوں کے حکم میں ہو جائیں۔

موزوں پر مسح کرنے کے سلسلے میں صرف بخاری کی چند روایات نقل کی جاتی ہیں

1۔ عَنْ سَعْدِبْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ ؓ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا۔

2۔ عَنِ الْمُغِیْرَۃِبْنِ شُعْبَۃَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَتَوَضَّاءَ وَمَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔

3۔ عَنْ عَمْرِوبْنِ اُمَیَّۃَ الضَّمْرِیِّ ؓ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

ترجمہ: حضرت عمرو بن امیہ الضمری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ ﴿صحیح البخاری باب المسح علیٰ الخفین ص/33 ج/1﴾

جرابوں پر مسح کرنے سے متعلق احادیث اور علم حدیث اور محدثین کے ہاں انکا مقام

1۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ الْاَوْدِیِّ عَنْ ھُزَیْلِ بْنِ شُرَیْحٍ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ ؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَوَضَّاءَ وَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ۔

قَالَ اَبُوْدَاءُ وَکَانَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَھْدِیٍّ لَا یُحَدِّثُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ لِاَنَّ الْمَعْرُوْفَ عَنِ الْمُغِیْرَۃِ ؓ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ۔

(سنن ابی داءود باب المسح علیٰ الخفین ص/85 ج/1 رقم/159)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔

☆ جواب 1۔ امام ابوداؤد اس روایت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ امام عبدالرحمٰن بن مھدی اس روایت کو بیان نہیں کرتے تھے اس لیے کہ مغیرہ بن شعبہ ؓ سے معروف روایت مسح علی

الخفین (موزوں پر مسح) ہے۔

☆جواب 2۔ قَالَ عَبْدُالرَّحمانِ الْمُبَارَکْفُورِیْ ضَعَّفَهٗ کَثِیْرٌ مِنْ اَئِمَّةِ الْحَدِیْثِ۔

(تحفۃ الاحوذی ص/237 ج/1)

ترجمہ: غیر مقلد محدث عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ اس حدیث کو اکثر ائمہ حدیث نے ضعیف کہا ہے۔

☆جواب 3۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ کی یہ روایت 96 سندوں کے ساتھ منقول ہے اور مغیرہ بن شعبہ ؓ کے تمام شاگرد مسح علی الخفین (موزوں پر مسح) نقل کرتے ہیں صرف ایک راوی ابوقیس اکیلا مسح علی الجوربین (جرابوں پر مسح) نقل کرتا ہے۔اور یہ مخالفت ثقات ہے جسکی وجہ سے یہ روایت شاذ ہے اور شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے۔

☆جواب 4۔امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔(سنن کبریٰ للبیہقی ج 1 ص 244)

2۔عَنْ عِیْسیٰ بْنِ سِنَانٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ؓ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ۔

قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَمْ یَثْبُتْ سِمَاعُهٗ مِنْ اَبِیْ مُوْسیٰ ؓ وَ عِیْسیٰ بْنُ سِنَانٍ ضَعِیْفٌ لَا یُحْتَجُّ بِهٖ۔

(سنن کبریٰ للبیہقی ص/427 ج/1 رقم/1351)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جوتوں اور جرابوں پر مسح کرتے دیکھا۔

☆جواب 1۔امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ راوی ضحاک بن عبدالرحمنؒ کا سماع ابوموسیٰ اشعری ؓ سے ثابت نہیں لھذا یہ روایت منقطع (ضعیف) ہے۔اور راوی عیسیٰ بن سنان بھی ضعیف ہے جسکی روایت قابل استدلال نہیں۔

☆جواب 2 ۔قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْمُبَارَکْفُورِیْ ذَکَرَ اَبُوْدَاؤُدَ وَغَیْرُهٗ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ مُوْسیٰ الْمَذْکُوْرِ عِلَّتَیْنِ لِضُعْفِهٖ، اَلْاُوْلیٰ اَلْاِنْقِطَاعُ وَالثَّانِیَةُ ضُعْفُ عِیْسیٰ بْنِ سِنَانٍ فَاِنْ ثَبَتَ سِمَاعُ الضَّحَّاكِ مِنْ اَبِیْ مُوْسیٰ تَرْتَفِعُ الْعِلَّةُ الْاُوْلیٰ وَتَبْقَی الثَّانِیَةُ وَهِیَ کَافِیَةٌ لِضُعْفِ

(تحفۃالاحوذی ص/241ج/1)

حَدِیْثُ اَبِیْ مُوْسٰی الْمَشْہُوْرِ۔

ترجمہ: غیر مقلد محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ ص کی مذکورہ حدیث کے ضعیف ہونے کی دو وجہیں ہیں 1۔انقطاع 2۔عیسیٰ بن سنان راوی ضعیف ہے۔اگر راوی ضحاک کا سماع عبدالرحمٰن سے ثابت بھی ہوجائے تب بھی دوسری وجہ عیسیٰ بن سنان کا ضعیف ہونا باقی ہے اور حدیث کے ضعیف ہونے کے لیے یہ ایک وجہ ہی کافی ہے۔

3۔عَنْ یَزِیْدَبْنِ اَبِیْ زِیَادٍ عَنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ عَنْ بِلَالٍ ﷺ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْجَوْرَبَیْنِ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی ص/278ج/1)

ترجمہ: حضرت بلال ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موزوں اور جرابوں پر مسح فرماتے تھے۔

☆جواب۔ یہ روایت شاذ ہے۔اس لیے کہ اس روایت میں مخالفت ثقات ہے۔حضرت بلال ﷺ کے سولہ شاگردوں میں سے صرف ایک شاگرد کعب بن عجرہ ہیں جن کے شاگرد عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ہیں اور ان کے دو شاگرد ہیں حکم بن عتیبہ اور یزید بن ابی زیاد۔حکم بن عتیبہ تو دوسرے 15 شاگردوں کی طرح مسح علی الخفین ہی نقل کرتے ہیں صرف یزید بن ابی زیاد ہی مذکورہ 15 شاگردوں کے خلاف مسح علی الخفین والجوربین نقل کرتے ہیں اور یہ راوی بھی ضعیف ہے اس لیے یہ روایت شاذ ہے اور شاذ روایت ضعیف ہوتی ہے۔ (تحفۃ الاحوذی ج1 ص241)

4۔ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِبْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ ﷺ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ سَرِیَّۃً فَاَصَابَھُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَھُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِیْنِ۔

(سنن ابی داوءد باب المسح علی العمامہ ص/78ج/1رقم/146)

ترجمہ: راشد بن سعد حضرت ثوبان ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجاہدین کی ایک جماعت کو جہاد کے لیے بھیجا ان کو سردی لگ گئی۔جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آئے تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ وہ پگڑیوں اور موزوں پر مسح کریں۔

☆جواب قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْمُبَارَكْفُوْرِیُّ هٰذَا الْحَدِیْثُ لَا یَصْلُحُ لِلْاِسْتِدْلَالِ فَاِنَّهٗ مُنْقَطِعٌ فَاِنَّ رَاشِدَبْنَ سَعْدٍ لَمْ یَسْمَعْ مِنْ ثَوْبَانَ وَعَلٰی اَنَّ التَّسَاخِیْنَ قَدْفَسَّرَهَا اَهْلُ اللُّغَةِ بِالْخِفَافِ فَلَمَّا ثَبَتَ اَنَّ التَّسَاخِیْنَ عِنْدَ اَهْلِ اللُّغَةِ وَالْغَرِیْبِ هِیَ الْخِفَافُ فَالْاِسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ عَلٰی جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ مُطْلَقًا ثَخِیْنَیْنِ کَانَااَوْرَقِیْقَیْنِ غَیْرُصَحِیْحٍ۔

(تحفۃ الاحوذی ص/246ج/1)

چنانچہ غیر مقلد محدث عبدالرحمن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں ایک تواس وجہ سے کہ یہ منقطع ہے اس لیے کہ راشد بن سعد نے حضرت ثوبان ﷺ سے کچھ نہیں سنااور دوسری بات یہ ہے کہ اھل لغت نے تساخین کا معنیٰ خفاف (موزے) کیاہے،اور جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ اھل لغت کے ہاں تساخین موزوں ہی کو کہا جاتا ہے تو پھراس حدیث سے مطلقاً یعنی ہر قسم کی جرابوں پرمسح کے جائز ہونے پراستدلال کرنادرست نہ ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ مذکورہ تمام روایات جن میں جرابوں پرمسح کاذکر ہے آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ محدثین کے ہاں وہ تمام ضعیف اورناقابل استدلال ہیں بشمول اھل حدیث (غیر مقلدین) علماء کے انہوں نے بھی ان کوضعیف وناقابل عمل قراردیا۔البتہ فقہااور محدثین کی کتابوں میں جرابوں پرمسح کے جائز ہونے کے متعلق جوعبارتیں موجود ہیں ان سے مراداون یاسوت کی وہ جرابیں ہیں جن کے اوپر نیچے چمڑالگاہواہویااتنی موٹی ہوں کہ وہ جوتے کاکام دیں یعنی ان کے ساتھ آسانی کے ساتھ بغیر جوتے کے تین میل تک چلناممکن ہواوراتنی موٹی ہوں کی ان کے اندرپانی نہ پہنچےاوراپنی موٹائی کی وجہ سے بغیر گیٹس وغیرہ کے پنڈلی پرخود کھڑی رہیں ان کاپنڈلی پرکھڑارہناچستی یاتنگی کی وجہ سے نہ ہو(جیسے موجودہ جرابوں میں نائلون ربروغیرہ ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ پنڈلی کے ساتھ چپک جاتی ہے) بلکہ موٹاپے کی وجہ سے ہو۔

لھذاجوجرابیں ہمارے علاقوں میں دستیاب ہیں یعنی باریک سادہ جرابیں ان پرباجماع امت مسح جائز نہیں

ائمہ اربعہ امام اعظم ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ علیہم اجمعین سب نے اور خود غیر مقلدین علماء نے موجودہ دستیاب جرابوں پر مسح کو نا جائز کہا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ نے جرابوں کے مجلد یعنی اوپر نیچے چمڑا لگے ہوئے ہونے کی شرط لگائی ہے (المدونۃ الکبری)

امام شافعی و امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ نے جرابوں پر مسح کے جائز ہونے کے لیئے ثخین (موٹا) ہونے کی شرط لگائی ہے۔ (ترمذی ج1 ص41)

احناف رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک بھی گزشتہ صفحہ میں بیان کردہ شرائط [اون یا سوت کی وہ جرابیں ہیں جن کے اوپر نیچے چمڑا لگا ہوا ہو یا اتنی موٹی ہوں کہ وہ جوتے کا کام دیں یعنی ان کے ساتھ آسانی کے ساتھ بغیر جوتے کے تین میل تک چلنا ممکن ہو اور اتنی موٹی ہوں کی ان کے اندر پانی نہ پہنچے اور اپنی موٹائی کی وجہ سے بغیر گیٹس وغیرہ کے پنڈلی پر خود کا کھڑی رہیں ان کا پنڈلی پر کھڑا رہنا چستی یا تنگی کی وجہ سے نہ ہو (جیسے موجودہ جرابوں میں نائلون ربر وغیرہ ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ پنڈلی کے ساتھ چپک جاتی ہے) بلکہ موٹاپے کی وجہ سے ہو] پایا جانا ضروری ہے۔ (ھدایہ)

غیر مقلدین (اھل حدیث) علماء کے نزدیک بھی مروّجہ جرابوں پر مسح جائز نہیں

1۔ غیر مقلد عالم شمس الحق عظیم آبادی کا فتوی:

اِنَّ الْمَسْحَ یَتَعَیَّنُ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ الْمُجَلَّدَیْنِ لَاغَیْرِھِمَا ۔(عون المعبود ج1 ص62)

بیشک مسح مجلد جرابوں (جن کے اوپر نیچے چمڑا ہو) پر متعین ہے ان کے علاوہ پر جائز نہیں۔

2۔ غیر مقلد عالم عبد الجبار غزنوی کا فتوی:

جرابوں پر مسح کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔۔۔ ہاں اگر جرابیں اون یا سوت کی ہوں (نہ کہ نائلون کی) ایسی سخت ہوں کہ سختی میں چمڑے کی برابری کریں پس وہ چمڑے کا حکم رکھتی ہیں ان پر مسح جائز ہے۔

(فتاوی علمائے حدیث ج1 ص99)

3۔ غیر مقلد عالم حسین بن محسن الانصاری کا فتوی: اور تحقیق صحیح یہ ہے کہ مسح کا جواز ان موزوں کے ساتھ خاص ہے جو مضبوط چمڑے کے ہوں اور جرابوں پر مسح جائز نہیں اگرچہ وہ مجلد ہوں۔ (فتاوی علمائے حدیث ص111)

چڑہ مجلد ہوں۔ (فتاوی علمائے حدیث ص 111)

4۔ غیر مقلد عبدالرحمن مبارک پوری کا مذہب یہ ہے کہ باریک جرابوں پر مسح جائز نہیں (تحفۃ الاحوذی ج 1 ص 286)

5۔ غیر مقلد عالم میاں نذیر حسین کا فتوی:

مذکورہ (باریک جرابوں) پر مسح جائز نہیں اس لیئے کہ اس کی کوئی صحیح دلیل نہیں ہے (فتاوی نذیریہ ج 1 ص 326)

جب باریک جرابوں پر مسح کرنا قرآن پاک کے حکم قطعی، سنت متواترہ، اجماع اور قیاس شرعی کے خلاف ہے تو بلاشبہ یہ احداث فی الدین ہے اور بدعت ہے۔

باریک جرابوں پر مسح سے متعلق اہلحدیث (غیر مقلدین) کے چار مذہب ہیں

1۔ غیر مقلد حسین بن محسن انصاری کا مذہب یہ ہے کہ مجلد جرابوں (جن کے اوپر نیچے چمڑا لگا ہو) پر بھی مسح جائز نہیں (فتاوی علمائے حدیث ج 1 ص 118)

2۔ غیر مقلد شمس الحق عظیم آبادی کا مذہب مجلد (جن کے اوپر نیچے چمڑا لگا ہو) جرابوں پر مسح جائز ہے اور غیر مجلد (جن کے اوپر نیچے چمڑا نہ لگا ہو) جرابوں پر مسح جائز نہیں۔ (عون المعبود ج 1 ص 187)

3۔ غیر مقلد عبدالرحمن مبارک پوری کا مذہب یہ ہے کہ باریک جرابوں پر مسح جائز نہیں (تحفۃ الاحوذی ج 1 ص 286)

4۔ جناب وحید الزمان خان کا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی جراب پر مسح جائز ہے۔ (نزل الابرار ص 40)

غیر مقلدین کو اہل حق پر یہ اعتراض رہتا ہے کہ قرآن وحدیث ایک ہے ائمہ چار اور مذاہب چار ایسا کیوں ہے؟ ہمارا بھی یہی سوال ہے کہ غیر مقلدین کا قرآن حدیث، قبلہ، نبی ایک ہے اور مسح جوربین والی حدیث بھی ایک ہے لیکن غیر مقلدین کے مذہب چار ہیں ایسا کیوں ہے؟

دنیائے غیر مقلدیت (اہل حدیث) مروجہ باریک جرابوں پر مسح کے جائز ہونے پر ذخیرہ احادیث میں سے صرف ایک صحیح صریح مرفوع غیر معارض حدیث پیش کردے قیامت تک مہلت ہے۔

امام اعظم فی الفقھاء امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت نور اللہ مرقدہ

80 ھجری کو کوفہ میں پیدا ہوئے اس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کی ایک جماعت زندہ تھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو تابعی ہونے کا شرف عطاء فرمایا۔ چند جلیل القدر ائمہ حدیث کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں:

1۔ الامام الحافظ المحدث شمس الدین الذھبی رحمہ اللہ نے سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 390 میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو تابعی لکھا ہے

2۔ الامام الحافظ المحدث ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ نے تھذیب التھذیب ج 5 ص 559 میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو تابعی لکھا ہے۔

3۔ الامام الحافظ المحدث المفسر ابن کثیر الشافعی رحمہ اللہ نے البدایہ والنھایہ ج 10 ص 123 میں فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے سات صحابہ سے حدیث نقل کی ہے۔ امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تبییض الصحیفہ میں ان سات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کے نام بھی لکھیں ہیں:

1۔ انس بن مالک 2۔ عبداللہ بن جزء الزبیدی 3۔ جابر بن عبداللہ 4 معقل بن یسار 5۔ واثلہ بن اسقع 6۔ عائشہ بنت عجرد 7۔ عبداللہ بن انیس رضوان اللہ علیھم اجمعین (تبییض الصحیفہ ص 22.23)

☆ امام ابوحنیفہ نے چار ہزار (4000) شیوخ و تابعین رحمھم اللہ سے علم حدیث حاصل کیا (عقود الجمان ص 319)

☆ الامام الحافظ المحدث شمس الدین الذھبی رحمہ اللہ اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا تذکرہ بھی کیا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امام ذھبی رحمہ اللہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حافظ الحدیث تھے۔ محدثین کی اصطلاح میں حافظ اسے کہتے ہیں جسے کم از کم ایک لاکھ احادیث یاد ہوں فللہ الحمد

☆ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے حماد کو جن پانچ احادیث کی طرف توجہ دلائی ان کے بارے میں فرمایا: جَمَعْتُھَا مِنْ خَمْسِ مِائَۃِ اَلْفِ حَدِیْثٍ میں نے ان پانچ احادیث کا انتخاب پانچ لاکھ احادیث سے کیا ہے (کتاب الوصیۃ ص 65) اسکی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام احمد بن حنبل نے مجتھد ہونے کے لیئے چار لاکھ احادیث کے حافظ ہونے کی شرط بیان فرمائی ہے (اعلام الموقعین ج 1 ص 45)

☆ الامام الحافظ المحدث ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقھاء کے صفحہ 193 پر ستاسٹھ (67) کبار محدثین کرام سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی ثقاھت، فقاھت، مدح و تعریف نقل کی ہے۔